روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 167 بدھ-27 صفر-1416ھ '26 وفا 1374 ہش '26 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو

انسان کا دل اس کے لئے آئینہ ہوتا ہے وہ اس میں سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔ پس بچا طریق دکھ سے بچنے کا یہی ہے کہ سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور وفاداری اور اخلاص کا تعلق دکھاؤ اور اس راہ بیعت کو جو تم نے قبول کی ہے سب پر مقدم کرو کیونکہ اس کی بابت تم پوچھے جاؤ گے۔ جب اس قدر اخلاص تم کو میسر آجاوے تو ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو ضائع کرے۔ ایسا شخص سارے گھر کو بچالے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا میں لوگوں کو ایک یہ بھی بڑی غلطی لگی ہے کہ دوسرے سے مقابلہ کے وقت یہ اس کی نیت میں فرق آتا دیکھ کر اپنی نیّت کو جو خیر پر مبنی ہوتی ہے' بدل دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بجائے ثواب کے عذاب حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے نقصان روا نہیں رکھتا وہ عنداللہ کسی اجر کا بھی مستحق نہیں۔ خدا کے لئے تو جان تک دریغ نہ کرنی چاہئے۔ پھر زمین وغیرہ کیا شئے ہے جس قدر کوئی دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہو گا اتنا ہی اسے ثواب ملے گا۔ اگر کوئی شخص یہ اصول اختیار نہیں کرتا تو اس نے ابھی تک ہمارے سلسلہ کا مطلب اور مقصود ہی نہیں جانا۔ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہیں۔ اگر وہ عام لوگوں کے سے اخلاق' مروّت اور ہمدردی برتتے ہیں تو ان میں اور دوسرے لوگوں سے کیا فرق ہوا؟ شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو۔ اور اپنے نیک جوہر دکھاؤ۔ تب تمیز ہو گی۔ دنیاوی تنازعات کے وقت مالی نقصان برداشت کرنے اور جورِ نفس سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں ہوا کرتا اور نہ انسان کو ہمیشہ اس قسم کے مواقع ہاتھ آتے ہیں کہ وہ فطرت کے یہ نیک جوہر دکھا سکے۔ اس لئے اگر کوئی ایسا موقعہ ہاتھ آجاوے تو اسے غنیمت خیال کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 92)

ہر فرد جماعت کو عبادت کا ترجمہ سکھائیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

میں بارہا جماعت کو پہلے بھی متوجہ کر چکا ہوں کہ ابتدائی چیزوں کی طرف بہت ہی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور ان میں سب سے ابتدائی اور سب سے اہم (عبادت) ہے۔ ہماری "عبادتوں" میں ابھی کئی قسم کے خلاء ہیں۔ جو بلند تر منازل سے تعلق رکھنے والے خلاء ہیں ان کا میں تفصیل سے ذکر کر چکا ہوں۔ لیکن اب میں آپ کو اس بنیادی کمزوری کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ ہمارے اندر آج کی نسلوں میں بھی بہت سے بچے ایسے ہیں جن کو پانچ وقت "عبادت" پڑھنے کی عادت نہیں ہے۔ بہت سے نوجوان ایسے ہیں جن کو پانچ وقت "عبادت" پڑھنے کی عادت نہیں ہے۔ بہت سے بوڑھے ایسے ہیں جن کو پانچ وقت "عبادت" پڑھنے کی عادت نہیں ہے اور یہ بات ہمیں روزمرہ نظر آنی چاہئے اور ہمیں اس سے بے چین ہو جانا چاہئے۔ تنظیمیں کیوں اس سے بے چین نہیں ہوتیں۔ تنظیمیں کیوں یہ کمزوری نہیں دیکھتیں اور کیوں خصوصیت کے ساتھ ان باتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتیں۔ صرف "عبادت" پڑھنا کافی نہیں "عبادت" ترجمے کے ساتھ پڑھنا بہت ضروری ہے اور "عبادت" کا ترجمہ ہر احمدی کو آنا چاہئے خواہ وہ بچہ ہو' جوان ہو یا بوڑھا۔ مرد ہو یا عورت ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ "عبادت" کا ترجمہ جانتا ہو اور اس حد تک یہ ترجمہ رواں ہو کہ جب وہ "عبادت" پڑھے تو سمجھ کر "عبادت" پڑھے۔ عبادت کے مضمون میں تو بہت سی وسیع باتیں

باقی صفحہ 7 پر

مکرم میاں جہانگیر وٹو صاحب وفات پاگئے

○ مکرم میاں جہانگیر وٹو ساوے والا ضلع اوکاڑہ میں 20- جولائی 95ء کو انتقال فرما گئے۔ وہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو کے والد محترم تھے وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے والد کے بارے میں روزنامہ جنگ کو جو باتیں بتائیں وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے اپنے والد میاں جہانگیر وٹو کی وفات کے موقع پر وساوے والا میں اپنے دوستوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان کے والد ایک الگ عقیدہ اور مکتبہ فکر کے مالک لیکن عجب آزاد مرد تھے۔ انہوں نے پوری زندگی ہمت نہیں ہاری وفات سے کچھ دیر قبل بھی وہ حسب معمول اپنے صحن میں محفل لگا کر بیٹھے تھے۔ آج تک وہ اپنے حصہ کی کھیتی باڑی خود کرتے تھے۔ اس کا الگ حساب رکھتے تھے اور ان کا مینیجر بھی الگ تھا وہ مستقل مزاج تھے آج تک انہوں نے اپنا طرز زندگی تبدیل نہیں کیا اور سیاست میں کبھی حصہ نہیں لیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ انہوں نے کبھی مجھ سے اپنا کوئی کام لیا اور نہ اس کے لئے کہا۔ انہوں نے آبدیدہ ہوتے ہوئے کہا کہ تیس سال قبل میری والدہ وفات پا گئی تھیں اور تیس سال ان کے والد نے تنہا زندگی گزاری اور میری نگہداشت کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے والدہ بہت یاد آتی ہیں میں والدین کی واحد اولاد ہوں اور میرے والد کا بھی کوئی بھائی نہیں تھا۔ میری والدہ تمام زندگی محبت کی وجہ سے میری طرف رخ موڑ کر نہ سوئیں۔ جب میں پیدا ہوا تو میری والدہ سے کہا گیا کہ وہ ایک ہفتہ ٹھوس غذا نہ کھائیں اس سے بچے کی صحت متاثر ہونے کا خطرہ ہے اس پر میری والدہ نے ایک سال تک ٹھوس غذا نہ کھائی صرف دودھ سوڈے پر گزارا کیا۔ میں آج جو کچھ بھی ہوں اللہ تعالیٰ کی مہربانی ماں کی دعاؤں اور والد کی طبیعت کی وجہ سے ہوں۔

(روزنامہ "جنگ" لاہور 23 جولائی 1995ء)

○ "اگر ہم ان (واقفین نو) کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

راتوں کو اٹھ اٹھ کر (-) خدا کے حضور دعائیں کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

26- وفا 1374 ہش 26 - جولائی 1995ء

نرم خوئی - زبان کا ادب

حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ایک خطبہ کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں:-

"بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رجحان پایا جاتا ہے۔ جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے۔ جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں اسی طرح بعض لوگ روحانی طور پر سوکھ کر کانٹے بن جاتے ہیں اور ان کی روزمرّہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں۔ تکلیف دے رہی ہوتی ہیں۔ اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ایسے اگر مرد ہوں تو ان کی عورتیں بیچاری ظلموں کا نشانہ بنی رہتی ہیں اور اگر عورتیں ہوں تو مردوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ یہ بات بھی ایسی ہی ہے جس کو بچپن سے ہی پیش نظر رکھنا ضروری ہے اگر بچپن سے ہی تربیت دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی آسانی کے ساتھ یہ کام ہو سکتے ہیں۔ لیکن جب یہ اخلاق زندگی کا جزو بن چکے ہوں جب ایسے بچے بڑے ہو جائیں۔ تو ان بچوں کی تربیت کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ اور ہم نے جو تربیت کے بڑے بڑے کام کرنے ہیں وہ ہو ہی نہیں سکتے۔ اگر ابتدائی طور پر یہ مادہ تیار ہو تو پھر اس کے اوپر جتنا کام آپ کرنا چاہیں جتنا اس کو سجانا چاہیں اتنا ہی اس کو سجا سکتے ہیں۔ لیکن وہ مٹی ہی نرم نہ ہو اور اس کے اندر ڈھلنے کی طاقت نہ ہو تو پھر کیسا بڑا صنّاع کیوں نہ ہو وہ اس مٹی کو خوبصورت شکلوں میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ پس اس پہلو سے نرم کلامی ادب و احترام کے ساتھ ایک دوسرے سے سلوک کرنا یہ بہت ہی ضروری ہے بڑے بڑے خطرناک جھگڑے اس صورت حال کی طرف توجہ نہ دینے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اور چونکہ مجھ تک ساری دنیا سے مختلف نزاع کبھی بالواسطہ کبھی بلاواسطہ پہنچتے رہتے ہیں اس لئے میں نے محسوس کیا کہ جب تک بچپن سے اپنی اولاد کو زبان کا ادب نہیں سکھاتے اس وقت تک آئندہ بڑے ہو کر قوم میں ان کے کردار کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتے"

جہاں تک بچوں کو زبان کا ادب سکھانے کا تعلق ہے ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ گھر میں والدین زبان کے ادب کا خود خیال رکھیں۔ ہم نے بعض اوقات دیکھا ہے کہ نہایت چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں دوڑتے پھرتے ایسی باتیں کہتے ہیں جو زبان کے ادب کے انتہائی طور پر خلاف ہوتی ہیں۔ انہیں وہ باتیں جان بوجھ کر سکھائی تو نہیں گئیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ انہوں نے یہ باتیں سنی ہیں اور جس طرح سنی ہیں اسی طرح باہر آکر دوسرے بچوں کے سامنے ادا کر دیں۔ اور یہ باتیں سنی کہاں سے ہیں یہ اپنے گھر سے 'اپنے ماں باپ سے' اپنے بہن بھائیوں سے سنی ہیں اگر ماں باپ بہن بھائی یہ سب لوگ جو حقیقی طور پر ان بچوں کو تربیت دینے والے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ انہوں نے نرم خوئی استعمال کرنی ہے۔ کسی کو تکلیف دینے والی بات نہیں کہنی۔ کوئی ایسی بات نہیں کہنی جس سے دوسرے لوگ زچ ہوں۔ تو یقیناً بچے بھی اچھی باتیں سیکھیں گے اور اچھی باتیں کریں گے اور یہ سب کچھ بغیر زبان سے تربیتی رنگ میں کچھ کہنے کے حاصل ہو جائے گا۔ یعنی والدین اور بڑے بہن بھائی جس زبان میں چاہتے ہیں کہ بچے بات کریں وہی زبان وہ خود استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے۔

جو ضرورت کے وقت کام آئے
دوستی اس کی' دوستی ہوگی
ورنہ گپ شپ تو بیسیوں سے ہے
یہ نہ ہوں' کونسی کمی ہوگی

ابوالاقبال

○

عرصہ گزرا ہے کہ اک رنگ دگر دیکھتے ہیں
ہم مصائب میں بھی رحمت کی نظر دیکھتے ہیں

اپنی بے چارگی تا حدِّ نظر دیکھتے ہیں
دل کے ویرانے میں اک رقصِ شرر دیکھتے ہیں

ہم نے دیکھے ہیں تیرے لُطف و کرم کے جلوے
ابتلاؤں کا بھی یہ دورِ خطر دیکھتے ہیں

دیکھی جاتی نہیں ویرانئ دل کی یہ بہار
دیکھنے والے میرے دیدۂ تر دیکھتے ہیں

للہ الحمد کہ ایام مبارک آئے
تازہ احباب میرے زخمِ جگر دیکھتے ہیں

شامِ غربت کے دُھندلکوں میں بھی کچھ اہلِ نظر
صبحِ صادق کی بہاروں کا اثر دیکھتے ہیں

شیخ عبدالحمید عاجز

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

۱۔ جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے ہزار صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہئیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقبل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی 'دارالضیافت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

دریں ہنگامِ پُر آتش بخواب خوش چساں خُسپم
زماں فریاد میدارد کہ بشتابید نُصرت را

اس آتشیں زمانے میں میں آرام کی نیند کیونکر سو سکتا ہوں جبکہ زمانہ فریاد کر رہا ہے کہ جلدی مدد کو پہنچو

شبِ تاریک و بیمِ دُزد و قومِ ماچنیں غافل
کجا زیں غم روم یارب نما خود دستِ قدرت را

اندھیری رات- چور کا خوف اور قوم غافل اس غم سے کہاں جاؤں؟ یارب خود دست قدرت دکھا

بخاک انگیزی شاں برضیائے خود نمی ترسم
نہاں کے ماند آں نُورے کہ حق بخشید فطرت را

جو میری روشنی پر خاک ڈال رہے ہیں اس کا مجھے خوف نہیں بھلا وہ نور کب چھپ سکتا ہے جو خدا نے میری فطرت کو بخشا ہے

کجا غوغائے شاں بر خاطرِ من وحشتے آرد
کہ صادق بزدلے نبود و گر بیند قیامت را

ان کے شور و شغب سے میرے دل میں گھبراہٹ نہیں پیدا ہوتی صادق کبھی بزدل نہیں ہوتا خواہ قیامت کو دیکھے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت زمانے کی حالت ایسی ہے گویا آگ برس رہی ہے- یا یوں کہئے کہ آگ اور خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے- اور لوگ ہر طرف سے کہہ رہے ہیں کہ ہماری مدد کی جائے- ایسے پر آشوب وقت میں میں کس طرح آرام کی نیند سو سکتا ہوں- جیسا کہ حضرت صاحب نے اپنی تصانیف میں فرمایا ہے کہ آپ کا ہتھیار دعا ہے- حضرت صاحب ان تکلیف دہ حالات کے لئے ہمیشہ دعا گو رہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو امن و امان عطا کرے- جہاں تک آپ کے ارد گرد کے لوگوں کا تعلق ہے آپ فرماتے ہیں کہ رات تاریک ہے اور اس بات کا بھی خطرہ ہے جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے کہ اس وقت چور چوری کے لئے آئے لیکن افسوس کی یہ بات ہے کہ میرے ارد گرد کے لوگ ان حالات سے بالکل غافل ہیں- یہاں چور سے مراد وہ لوگ ہیں جو اخلاق سے عاری ہوتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ کبھی یاد نہیں آتا اور وہ ہر طرح دین اور دنیا کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں- حضرت صاحب اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ خود ایسے حالات پیدا کر دے کہ رات دن میں بدل جائے اور کسی چور کا خوف نہ رہے-

جو لوگ حضرت صاحب کی باتوں اور آپ کی نصائح کو درخور اعتنا نہیں سمجھتے اور ان چیزوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں وہ درحقیقت روشنی کو لوگوں تک پہنچنے سے روکتے ہیں لیکن حضرت صاحب کو اس بات پر اعتماد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فطرت آپ کو عطا کی ہے جس سے آپ اپنے آپ کو روشنی عطا فرماتے ہیں- اسے ڈھانپا نہیں جا سکتا- اگرچہ لوگ مخالفت کرتے ہیں اور مخالفت بھی اتنی زیادہ کہ ان کے شور سے کانوں پڑی آواز نہیں سنائی دیتی- لیکن حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کے دل میں کسی قسم کی گھبراہٹ پیدا نہیں ہوتی- کیونکہ جس شخص کے دل میں سچائی ہے- جو انسانیت کی خدمت کرنی چاہتا ہے- وہ کبھی بزدل نہیں ہوتا- اگر اس کے سر پر قیامت بھی توڑ دی جائے تو وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا- وہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنا کام جاری رکھتا ہے- اور آخر ایک ایسا وقت آجاتا ہے جب لوگوں کا شور مدھم ہونے لگتا ہے اور اس شخص کی خدمت کو پذیرائی ملنے لگتی ہے-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان اشعار کے مطابق دنیا کی خدمت کی توفیق دے- دنیا کے اخلاق کو ہم بلند تر کر سکیں- اور ہم ہر مخالفت کو برداشت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں- اے خدا تو ایسا ہی کر-

بقیہ کالم 4

تھی جس نے ان لوگوں میں اتنی جرات پیدا کر دی تھی- یہ ایمان بالغیب ہی تھا- جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ہر وقت قربانیوں کی آگ میں جھونکنے کے لئے تیار رہتے تھے- اور یہ ایمان بالغیب ہی تھا جس کی وجہ سے ان کے دلوں میں یہ یقین پیدا ہو چکا تھا- کہ دنیا کی نجات اسلام میں ہی ہے-

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

کلام الٰہی نے صاحب ایمان کی علامت یہ بتائی ہے کہ (ان دیکھی باتوں پر ایمان لاتے ہیں) ہر شخص کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میں متقی کیسے بنوں- پس اس کی پہلی علامت ایمان بالغیب ہے- یعنی اللہ تعالیٰ ملائکہ قیامت اور رسولوں پر ایمان لانا- پھر اس ایمان کے نیک نتائج پر ایمان لانا بھی ایمان بالغیب ہے- اللہ تعالیٰ' ملائکہ' قیامت اور رسالت نظر نہیں آتی- اس لئے اس کے دلائل کلام الٰہی نے مہیا کئے ہیں- اور وہ دلائل ایسے ہیں کہ انسان کے لئے ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا مگر کئی لوگ ہیں جو غور نہیں کرتے- آج کل لوگ ایمان بالغیب پر تمسخر اڑاتے ہیں- جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں- بعض لوگ ان کا تمسخر اڑاتے ہیں- تو کہتے ہیں کہ تم تعلیم یافتہ ہو کر خدا کو مانتے ہو- پھر قیامت اور مرنے کے بعد اعمال کی جزا سزا پر بھی لوگ تمسخر اڑاتے ہیں- ملائکہ بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام اور دین لانے والے ہیں اور یہ سب ابتدائی صداقتیں ہیں- مگر لوگ ان سب باتوں پر تمسخر اڑاتے ہیں- یہ سارا ایک ہی سلسلہ ہے- اور جس نے اس کی ایک کڑی کو بھی چھوڑ دیا- وہ ایمان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا- نیک نتائج پر ایمان لانا بھی ایمان بالغیب میں شامل ہے- اور یہی توکل کا مقام ہے- ایک شخص دس سیر آٹا کسی غریب کو دے دیتا ہے اور یہ امید رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا اجر اسے ملے گا تو گویا غیب پر ایمان لاتا ہے- وہ کسی حاضر نتیجہ کے لئے یہ کام نہیں کرتا- بلکہ غیب پر ایمان لانے کی وجہ سے ہی ایسا کرتا ہے-

بلکہ جو شخص خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا- وہ بھی اگر ایسی کوئی نیکی کرتا ہے تو غیب پر ایمان کی وجہ سے ہی کر سکتا ہے- فرض کرو کوئی شخص قومی نقطہ نگاہ سے کسی غریب کی مدد کرتا ہے تو بھی یہی سمجھ کر کرتا ہے کہ اگر کسی وقت مجھ پر یا میرے خاندان پر زوال آیا تو اسی طرح دوسرے لوگ میری یا میرے خاندان کی مدد کریں گے- تو تمام ترقیات غیب پر مبنی ہیں- کیونکہ بڑے کاموں کے نتائج فوراً نہیں نکلتے- اور ایسے کام جن کے نتائج نظر نہ آئیں- حوصلہ والے لوگ ہی کر سکتے ہیں-

قربانی کا مادہ بھی ایمان بالغیب انسان کے اندر پیدا کر سکتا ہے- گویا کلام الٰہی نے ابتدا میں ہی ایک بڑی بات اپنے ماننے والوں میں پیدا کر دی- چنانچہ وہ صحابہؓ جو بدر اور احد کی لڑائیوں میں لڑے کیا وہ کسی ایسے نتیجہ کے لئے لڑے تھے جو سامنے نظر آ رہا تھا- نہیں- بلکہ ان کے دلوں میں ایمان بالغیب تھا- بدر کی لڑائی کے موقعہ پر مکہ کے بعض امراء نے صلح کی کوشش کی- مگر بعض ایسے لوگوں نے جنہیں نقصان پہنچا ہوا تھا- شور مچایا کہ ہرگز صلح نہیں ہونی چاہئے- آخر ایک شخص نے کہا کہ کسی آدمی کو بھیجا جائے- جو مسلمانوں کی تعداد کا اندازہ کر کے آئے- چنانچہ ایک آدمی بھیجا گیا- اور اس نے آ کر کہا کہ اے میری قوم میرا مشورہ یہی ہے کہ ان لوگوں سے لڑائی نہ کرو- انہوں نے کہا کہ تم بتاؤ تو سہی ان لوگوں کی تعداد کتنی ہے- اور سامان وغیرہ کیا ہے- اس نے کہا کہ میرا اندازہ ہے کہ مسلمانوں کی تعداد تین سو دس اور تین سو تیس کے درمیان ہے- اور کوئی خاص سامان بھی نہیں- لوگوں نے پوچھا کہ جب یہ حالت ہے تو تم یہ مشورہ کیوں دیتے ہو کہ ان سے لڑائی نہ کی جائے- جب ان کی تعداد بھی ہم سے بہت کم ہے اور سامان بھی ان کے پاس بہت کم ہے- اس نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں نے اونٹوں اور گھوڑوں پر آدمی نہیں بلکہ موتیں سوار دیکھی ہیں- میں نے جو چہرہ بھی دیکھا میں نے معلوم کیا کہ وہ تہیہ کئے ہوئے ہے کہ وہ خود بھی مرجائے گا اور تم کو بھی مار دے گا- چنانچہ اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ ابو جہل میدان میں کھڑا تھا اور عکرمہ اور خالد بن ولید جیسے بہادر نوجوان اس کے گرد پہرہ دے رہے تھے- کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف بیان کرتے ہیں میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دونوں طرف پندرہ پندرہ سال کے بچے کھڑے تھے- میں نے خیال کیا کہ میں آج کیا جنگ کر سکوں گا- جبکہ میرے دونوں طرف چھوٹے چھوٹے بچے ہیں- لیکن ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک لڑکے نے آہستہ سے مجھے کہنی ماری اور پوچھا چچا وہ ابو جہل کون ہے- جو رسول کریم ﷺ کو دکھ دیا کرتا ہے- میں نے خدا سے عہد کیا ہے کہ آج اسے ماروں گا- ابھی وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دوسرے لڑکے نے بھی اسی طرح آہستہ سے کہنی ماری اور مجھ سے یہی سوال کیا- میں اس بات سے حیران ہوا- مگر انگلی کے اشارے سے بتایا کہ ابو جہل وہ ہے- جو خود پہنے کھڑا ہے- اور ابھی میں نے انگلی کا اشارہ کر کے ہاتھ نیچے ہی کیا تھا کہ وہ دونوں بچے اس طرح اس پر جا گرے جس طرح چیل اپنے شکار پر جھپٹتی ہے- اور تلواریں سونت کر ایسی بے جگری سے اس پر حملہ آور ہوئے کہ اس کے محافظ سپاہی ابھی تلواریں سنبھال بھی نہ سکے تھے کہ انہوں نے ابو جہل کو نیچے گرا لیا ان میں سے ایک کا بازو کٹ گیا- مگر قبل اس کے کہ باقاعدہ جنگ شروع ہو ابو جہل مہلک طور پر زخمی ہو چکا تھا- یہ کیا چیز

باقی کالم 1 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

مکرمہ سائرہ خاتون صاحبہ

اہلیہ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب

محترم مولوی عبدالرحیم درد صاحب کا نام پہلے مولوی رحیم بخش صاحب تھا۔ اس تبدیلی کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے منشاء کے ماتحت اپنا نام عبدالرحیم رکھ لیا ہے۔ اور عموماً مولوی عبدالرحیم صاحب درد کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔"

محترمہ سائرہ خاتون صاحبہ 1901ء میں حضرت میاں محمد اسماعیل صاحب تاجر کتب کے ہاں مالیر کوٹلہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد صاحب جلد سازی کا کام بھی کرتے تھے۔ انہیں اس ہنر کی وجہ سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحبت میں رہنے اور آپ کے ارشاد کی تعمیل میں بہت سی کتب کی جلدیں کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

محترمہ سائرہ خاتون صاحبہ کی والدہ محترمہ کا نام راج بی بی تھا۔ جو نہایت مخلص احمدی خاتون تھی۔

آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسۃ الخواتین قادیان میں حاصل کی۔ کلام الٰہی قدرت ثانیہ کے مظہر اول سے پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

بچپن ہی سے آپ کو قادیان سے بہت محبت تھی۔ بہت چھوٹی عمر میں سجدہ میں رو رو کر دعائیں کرتیں "اے خدا مجھے قادیان لے چل۔" آپ کی والدہ صاحبہ نے حیران ہو کر پوچھا کہ تم کس طرح قادیان جاسکتی ہو۔ تو وہ بے ساختہ بولیں "اسی لئے تو دعا کرتی ہوں" یعنی بچپن سے خدا سے مضبوط تعلق اور دعا پر یقین کامل تھا۔ آپ کی بعد کی ساری زندگی انہی دو محوروں کے گرد گھومتی نظر آتی ہے۔

مجیب الدعوات خدا نے آپ کی معصومانہ دعاؤں کو معجزانہ طور پر شرف قبولیت عطا فرمایا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ کے بڑے بھائی محمد عبداللہ صاحب کو حقیقتہ .... کی جلد بندی کے لئے قادیان بلوا بھیجا۔ اور آپ ان کے ہمراہ قادیان آگئیں اور اس طرح آپ کو ان خوش نصیب ہستیوں میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت کی۔

قادیان آکر آپ کو حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ یعنی حضرت اماں جان اور دوسری مبارک ہستیوں کی صحبتیں میسر آئیں اور حضرت صاحب کی دختر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ہم جولیوں میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہوا۔

آپ درثمین کے اشعار ترنم سے پڑھا کرتی تھیں۔ انہیں دنوں میں ایک مرتبہ حضرت اماں جان کے صحن کے جنگلے کو پکڑ کر جھول جھول کر درثمین کا ایک شعر اونچی آواز میں پڑھ رہی تھیں۔

حضرت بانی سلسلہ تصنیف کے کام میں مصروف تھے۔ آپ نے کسی سے پوچھا یہ بچی کون ہے۔ بتایا گیا کہ یہ محمد عبداللہ جلد ساز کی ہمشیرہ ہے۔ آپؑ نے پاس تشریف لاکر پوچھا ہمیں بھی سناؤ گی؟۔ دلیرانہ طبیعت کی مالک تھیں۔ جھٹ وہی شعر سنانا شروع کر دیئے حضرت بانی سلسلہ نے سر پر دست شفقت پھیرا اور ایک گیند بطور انعام بھی عنایت فرمائی۔

حضرت بانی سلسلہ کے ہاں دلیا پکتا اور سب میں تقسیم ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ کو بھی دلیا دیا گیا تو آپ نے اسے نیاز یا ختم قسم کی کوئی چیز سمجھ کر کھانے سے انکار کر دیا۔ اس کی وجہ آپ نے یہ بتائی کہ آپ کی والدہ محترمہ برادری میں اکیلی احمدی تھیں۔ جب کسی کے ہاں سے اس قسم کا کھانا آتا تو آپ نہیں لیتی تھیں۔ اور کوشش کرتیں کہ بچوں کو پہلے ہی سیر ہو کر وہ چیز کھلا دی جائے۔ تاکہ ان کے دل میں وہ چیز نہ لینے کا افسوس نہ ہو اور بچوں کو وہ چیز نہ لینے کی وجہ ضرور بتاتیں۔ تاکہ صحیح بات بچپن سے ہی نقش ہو۔

غرض جب آپ نے دلیا کو وہی نیاز سمجھ کر کھانے سے انکار کیا تو حضرت اماں جان نے سمجھایا کہ بچی یہ تو حضرت صاحب کے ہاں کا ہے۔ برکت والا ہے۔ تو آپ نے وہ دلیا کھالیا۔ بعد میں یہ واقعہ سناتے ہوئے اس تبرک کے کھالینے پر ہزار ہزار شکر کرتیں کہ شکر ہے میں نے وہ تبرک کھالیا ورنہ ساری عمر افسوس ہوتا۔

آپ کو اسی بچپن کے زمانہ میں حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ صبح سیر کے لئے کئی مرتبہ قادر آباد گاؤں جانے کا شرف بھی حاصل تھا۔ اور حضرت بانی سلسلہ کی زندگی کے وہ حسین واقعات آپ کا سرمایہ حیات تھے۔

بابو ماسٹر قادر بخش صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خصوصی رفقاء میں سے تھے۔ انہیں حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد مبارک پر اپنی ہمشیرہ زینب کی شادی حضرت صاحب کے ایک اور رفیق حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری سے کرنے کی سعادت حاصل تھی۔ محترم ماسٹر صاحب جانتے تھے کہ میاں عبداللہ سنوری صاحب پہلے سے شادی شدہ ہیں۔ اور تین لڑکے اور دو لڑکیاں اولاد بھی ہے۔ ماسٹر صاحب کے والد صاحب احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ مگر انہوں نے ان رکاوٹوں کی پرواہ نہ کی اور حضرت بانی سلسلہ کے عشق و محبت میں سرشار ہو کر حضرت صاحب کے ارشاد کی تعمیل کو سعادت سمجھا۔ اس معاملے میں ہر تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا یہاں تک کہ اپنے والد صاحب سے مار تک کھائی۔ لیکن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ارشاد کو پورا کر کے دم لیا۔

خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے کے عشق و محبت میں سرشار رفیق ماسٹر قادر بخش صاحب کو اس فرمانبرداری کی برکت سے جن خوشیوں اور برکات سے نوازا ان میں رحیم بخش (عبدالرحیم درد) جیسا صالح اور متقی لڑکا بھی شامل تھا۔

اس عظیم لڑکے کے ساتھ محترمہ سائرہ خاتون صاحبہ کا نکاح 29۔30 دسمبر 1915ء قادیان میں حضرت امام جماعت الثانی نے پڑھایا۔ محترم عبدالرحیم صاحب درد نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے 1919ء میں قادیان میں مستقل رہائش اختیار کی اور اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کرکے حضرت امام جماعت الثانی کے جاں نثار اور مقرب بنے۔ ممتاز عہدوں مثلاً پرائیویٹ سیکرٹری، افسر ڈاک، ناظر امور عامہ، پر فائز رہے۔ اور بیت لندن کی تعمیر کے سلسلے کے تمام کام کرنے اور بیت الفضل لندن کا پہلا امام ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ ریویو آف ریلیجنز رسالہ جو پہلے قادیان سے نکلتا تھا۔ آپ کی نگرانی میں لندن سے شائع ہونے لگا۔ کشمیر کمیٹی میں بھی آپ نے اہم کردار ادا کیا۔ اس طرح پاکستان کی تعمیر میں بھی آپ کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ تیس سے زائد کتب کے مصنف بھی تھے۔

ماسکو اور لینن گراڈ

محترم سردار بشیر احمد صاحب انجینئر ماسکو اور لینن گراڈ کے متعلق کہتے ہیں:۔

ان دونوں شہروں کے گرد اور مضافات میں پرواز کے دوران پانی بھری دلدلی زمین کو زیر استعمال لانے کو عجیب طور سے کام کیا گیا ہے۔ مختصراً یہ کہ پچاس فٹ کے فاصلے پر گہری کھائیاں کھود کر مٹی دو کھائیوں کے درمیان پچاس سے دو سوفٹ چوڑی پٹی پر بھر دی گئی اور ان اونچی پٹیوں پر فصلیں کاشت کی گئیں بڑے بڑے رقبے اس طرح ری کلیم (Reclaim) کر لئے گئے ہیں۔ باغات اور شجرکاری بھی زمین کی موزونیت کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ آدھا میل لمبی پٹیاں ہیں۔ عجیب ترکیب ہے۔ پانی بھی کھڑا ہے اور زرعی اراضی بھی میسر ہے۔

ان دونوں ایرپورٹ پر بے شمار ہوائی جہاز کھڑے دیکھے۔ ایروفلوٹ ایرلائنز کے پاس دنیا بھر سے زیادہ ہوائی جہازوں کا فلیٹ ہے۔ ماسکو میں ایک بار چودہ گھنٹے انتظار تھا۔ ہوٹل دیا گیا۔ راستہ میں فصلات اور جنگلات کے لئے مناسب طور پر سے تقسیم کرکے مینیجمنٹ کی گئی ہے۔ کھڑکی کھول کر سامنے میدان سرسبز اور جنگل دور دور تک دیکھا۔ میں نے وہاں ظہر کی آواز بلند کی۔ ایک صاحب جو واہ فیکٹری سے آیا تھا۔ غسل خانے سے باہر سر نکال کر دیکھتا رہا۔ اور یہ سوچتا ہوگا کہ یہ اپنے پنڈ میں تو ایسا کر نہیں سکتا۔ روس میں آکر ایسا کیا ہے۔ جہاں عرصہ دراز سے اس پر پابندی ہے۔ اس قیام کے دوران ہمیں ماسکو شہر کی سیر گائیڈڈ ٹور کرایا گیا۔ مین روڈ 'ریڈ سکوائر' اور بعض دکانیں دور سے دیکھیں۔ ہمیں بس سے اترنے کی اجازت نہیں تھی۔ یہ بات خاص طور سے نوٹ کی گئی کہ کسی بھی شخص کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں تھی۔ خاموش گھگھو۔ منہ ڈٹا ہوا۔ فکرمند اور مایوسی کے شکار ہیں اسی طرح زیکوسلوواکیہ میں پراگ شہر کے اندر جاکر بھی اسی طرح کا حال دیکھا۔ اگر کسی سے بات کرو تو چپ کر کے کھسک جاتا ہے۔ کہ کہیں اس پر ایجنٹ ہونے کا الزام نہ لگ جائے۔ خفیہ افسر اگر آپ کی گفتگو کا ایک لفظ بھی سن لیں تو اس ایک لفظ سے پوری ایک کہانی بنا لیتے ہیں۔ اور پولیس کے ہاں اس آدمی کو پیش کر دیتے ہیں۔ اس لئے آہنی دیوار کے پیچھے رہنے والے لوگ اجنبیوں سے بات نہیں کرتے۔

ماسکو ائرپورٹ پر میرے تین پرانے پاسپورٹ اور ایک چالو جو اکٹھے نتھی کئے ہوئے تھے۔ مجھ سے ایک بنچ پر رہ گئے۔ اور مجھے اس وقت پتہ لگا جب امیگریشن کے ہاں پیش ہوا۔ بڑی گھبراہٹ ہوئی۔ دعا کی۔ دو منٹ بعد افسر نے کہا واپس جاکر دیکھو وہیں پڑے ہوں گے۔ چنانچہ دور ہی سے مجھے چاروں پاسپورٹ بنچ پر پڑے نظر آگئے۔ اور میں نے اللہ کریم کا شکر کیا اور دل حمد سے بھر گیا۔ یہ حالت دیوار برلن کے گرنے سے کئی سال پہلے کی ہے۔ مگر آج کل بھی وہی پابندیاں روس میں قائم ہیں۔ جب ماسکو میں آپ کا انٹرویو لیتے ہیں تو آپ کے پیچھے ایک بڑا آئینہ لگا ہوتا ہے۔ اس میں آپ کی پیٹھ بھی دیکھتے ہیں کہ کچھ چھپا کر تو نہیں لے جارہا۔ حالانکہ آپ ائرپورٹ سے انہی کی گاڑی میں صرف چند گھنٹوں کے لئے جارہے ہوتے ہیں۔

(داستان حیات ص 215)

بدظنی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جو نیک ظنی سے خدا تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لادیں تو سب کچھ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان ہو تو پھر کیا ہے جو نہیں ہو سکتا۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ فلاں گناہ کیونکر چھوٹ سکتا ہے۔ یہ باتیں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر کامل ایمان نہیں ہوتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خورشید احمد باجوہ

یقین محکم

حضرت امام الثانی موسم گرما میں کسی صحت افزا پہاڑی مقام پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ وہ کبھی کبھی شملہ یا مری بھی جایا کرتے تھے مگر بالعموم وہ ضلع گورداسپور کے مشہور صحت افزا مقام ڈلہوزی کو زیادہ پسند فرمایا کرتے تھے۔ اس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ ڈلہوزی قادیان سے قریب بھی تھا اور آب و ہوا اور قدرتی مناظر کی وجہ سے بھی بہت دلکش تھا حضرت صاحب کا ڈلہوزی میں کوئی ذاتی بنگلہ نہیں تھا اس لئے آپ موتی ٹبہ پر یا بکروٹا کی پہاڑی پر بنگلہ کرایہ پر لے لیا کرتے تھے۔

میری والدہ نے بکروٹا پر ایک خوبصورت بنگلہ تعمیر کروایا تھا جہاں میں اور میرے اعزا بھی موسم گرما گزارنے کے لئے جایا کرتے تھے بکروٹا پر میری والدہ کی کوٹھی کے علاوہ اور بھی بہت سی کوٹھیاں تھیں۔ مثلاً میرے ماموں چوہدری سر شہاب الدین کی کوٹھی۔ مولوی محمد علی صاحب کی کوٹھی۔ شیخ چراغ دین وکیل گورداسپور کی کوٹھی۔ لاہور ہائی کورٹ کے جج بخشی ٹیک چند کی کوٹھی۔ میاں فضل الٰہی دال گر کی کوٹھی وغیرہ وغیرہ۔ میری والدہ کی کوٹھی کا نام الہلال تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کی کوٹھی کا نام دارالسلام تھا سر شہاب الدین کی کوٹھی کا نام الممتاز تھا۔ یہ نام انہوں نے اپنے ہمزلف میاں احمد یار خاں دولتانہ کے بیٹے میاں ممتاز دولتانہ کے نام پر رکھا تھا۔ اسی طرح سب کوٹھیوں کا کوئی نہ کوئی نام ضرور تھا۔ بخشی ٹیک چند صاحب کی کوٹھی کا نام کیلاش تھا۔ انہوں نے کوٹھی کے گیٹ کے ایک کھمبے پر تو بخشی ٹیک چند لکھایا ہوا تھا اور دوسرے کھمبے پر کیلاش لکھایا ہوا تھا۔

میں نے جب ساہیوال میں وکالت شروع کی تو میں بھی موسم گرما گزارنے کے لئے کبھی کبھار ڈلہوزی چلا جایا کرتا تھا۔ اور جمعہ ہمیشہ حضرت صاحب کی امامت میں ادا کیا کرتا تھا۔ اور جب آپ سیر کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے تو میں بھی شامل ہو جایا کرتا تھا۔

ایک دن جمعہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ تار برقی کے ذریعہ سے حضرت صاحب کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چوہدری نصراللہ خان صاحب والد حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کا جسد خاکی تدفین کے لئے قادیان لے جایا جا رہا ہے۔ حضرت صاحب اس خبر کے ملتے ہی قادیان جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس وقت دو بجے بعد دوپہر کا وقت ہو چکا تھا۔ بسوں اور ٹیکسیوں کا اڈا قریب ہی تھا۔ وہاں پہنچتے پہنچتے اڑھائی بج گئے۔ جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ آخری ٹیکسی اور بس دو بجے بعد دوپہر پٹھانکوٹ کے لئے روانہ ہو چکی ہے۔ اور پٹھانکوٹ کے لئے کل صبح آٹھ بجے ٹیکسیاں اور بسیں روانہ ہوں گی۔ بسوں اور ٹیکسیوں کے لئے ڈلہوزی اور پٹھانکوٹ آنے جانے کے لئے کچھ اس طرح کا نظام الاوقات مقرر کیا گیا تھا کہ صبح آٹھ بجے کے قریب ڈلہوزی اور پٹھانکوٹ سے روانگی ہوتی تھی نصف راستہ پر ایک مقام تھا جس کا نام دنیرا تھا۔ دنیرا سے ڈلہوزی تک جو سڑک تھی اس قدر تنگ تھی کہ دو طرفہ گاڑیاں چلنا ناممکن تھا۔

ڈلہوزی کے اڈے پر ٹین کی چھت والا ایک چھپر تھا۔ معمولی سی بوندا باندی بھی شروع ہو گئی اور حضرت صاحب اس چھپر کے نیچے کھڑے ہو گئے۔ اور آپ کے ساتھی بھی وہاں کھڑے ہو گئے۔ اور میں بھی وہاں جاکر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ اس وقت حضرت صاحب اپنے ساتھیوں سے حسب معمول باتیں کر رہے تھے میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب کے چہرہ مبارک پر کسی قسم کا اضطراب یا پریشانی کا شائبہ تک بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کسی شخص نے آپ کو مخاطب کر کے عرض کیا کہ اب کیا ہو گا۔ آپ نے جواباً جو الفاظ کہے وہ مجھے اب تک یاد ہیں۔ آپ نے کہا "اللہ نے چاہا تو ہم ضرور جائیں گے" اور ان الفاظ سے یقین محکم ٹپک رہا تھا۔ میرے لئے اس وقت کے حالات کے تقاضے سے یہ الفاظ حیران کن تھے۔ ابھی ان الفاظ پر پانچ چھ منٹ ہی گزرے تھے کہ پٹھانکوٹ سے آنے والی ایک کار اڈے پر آکر رکی۔ میں نے دیکھا کہ اس کار سے جو شخص اترا وہ میاں اقبال حسین صاحب تھے جو اس وقت محکمہ مواصلات کے چیف انجینئر تھے۔ انہوں نے کار سے اتر کر جب حضرت صاحب کو چھپر کے نیچے کھڑے دیکھا تو وہ فوراً آپ کے پاس پہنچے اور مصافحہ کیا۔ وہ احمدی تو نہیں تھے مگر حضرت صاحب سے گہری ارادت رکھتے تھے وہ اس دن پٹھانکوٹ سے ڈلہوزی تک آنے والی سڑک کا معائنہ کرتے ہوئے ڈلہوزی پہنچے تھے جب انہیں معلوم ہوا کہ حضرت صاحب قادیان جانے کے لئے اڈے پر آئے تھے مگر گاڑیوں کے آنے جانے کے نظام الاوقات کی وجہ سے آپ قادیان نہیں جا سکے تو انہوں نے فوراً اپنی کار مع ڈرائیور پیش کر دی۔

قارئین کرام۔ ملاحظہ فرمایا آپ نے حضرت صاحب کے الفاظ (اللہ نے چاہا تو) ہم ضرور جائیں گے" کس طرح پورے ہوئے۔

تدبیر دعا کے لئے بطور نتیجہ ضروریہ کے اور دعا تدبیر کے لئے بطور محرک اور جاذب کے ہے اور انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کے ساتھ مبدء فیض سے مدد طلب کرے تا اس چشمہ لازوال سے روشنی پاکر عمدہ تدبیریں میسر آسکیں۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہماری تاریخ

حضرت مولانا مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ذیل کا تعزیتی مکتوب رقم فرمایا:-

مکرم محترم بابو فقیر علی صاحب
ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر ربوہ
(سلام و دعا)

مکرم (-) مولانا مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات کی خبر موصول ہونے پر جو صدمہ اور افسوس مجھے ہوا ہے وہ محتاج بیان نہیں اور اس قلبی رنج و افسوس کو قریباً جماعت کا ہر ایک فرد محسوس کرتا ہو گا۔ کیونکہ "وفات پانے والے" ان کامیاب مجاہدین میں سے ایک مجاہد ہیں جنہوں نے اپنے ملک و وطن اور عزیز و اقارب کو عین جوانی کے عالم میں چھوڑ کر دور دراز ملک مغربی افریقہ میں فریضہ (دعوت الی اللہ) ادا کیا۔ اور قریباً بیس بائیس سال فریضہ (دعوت الی اللہ) ادا کرنے میں گزار دیئے۔ بالآخر شاندار خدمات دین سرانجام دیتے ہوئے میدان عمل ہی میں (اللہ کو پیارے) ہونے کی سعادت حاصل کی۔

ایسے کامیاب مجاہدین کا وفات پا جانا یوں تو تمام جماعت کے نقصان اور صدمے کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن فطری طور پر جو صدمہ اس قابل قدر فرزند کے بوڑھے باپ اور اس کے بھائی اور اہل و عیال کو ہوا ہو گا اس کا اندازہ دوسروں کے قیاسات سے بالا تر ہے۔ جس کی تلافی بجز ذات باری تعالیٰ ناممکن ہے۔ لیکن انسانی تقاضے کے ماتحت میں بھی اس صدمہ میں اپنی طرف سے اور مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے آپ سے اور آپ کے صاحبزادے شیخ بشیر احمد صاحب زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ جھنگ اور (وفات یافتہ) کے بیوی بچوں اور دیگر پس ماندگان سے دلی اظہار ہمدردی کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ (وفات یافتہ) کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

نظارت (دعوت الی اللہ) کی طرف سے ذیل کا تعزیتی مکتوب ارسال ہوا:-

مکرم و محترم بابو فقیر علی صاحب
سلام و دعا

آپ کے چھوٹے صاحبزادے نذیر احمد علی صاحب (مربی) مغربی افریقہ کی خبر خطبہ سے معلوم کر کے انتہائی رنج و غم ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے وفات یافتہ بھائی کو غریق رحمت کرے اور ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے پس ماندگان پر اپنا فضل و کرم نازل فرمائے۔ اور ان کی حفاظت کرے۔ (امامت ثانیہ کے چھٹے اللہ کی راہ میں قربان ہونے والے فرد ہیں) جنہوں نے ممالک غیر میں (دینی جنگ) کرتے ہوئے درجہ عظمیٰ پایا ہے۔ وفات یافتہ حقیقی معنوں میں (-) کے مصداق بنے ہیں۔ ہم لوگوں کے لئے انہوں نے نہایت روشن مثال قائم کر دی ہے۔ بہرحال (نظارت اصلاح و ارشاد) صدر انجمن احمدیہ پاکستان آپ کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ کیونکہ یہ تنہا آپ کا غم و صدمہ نہیں ہے بلکہ قومی نقصان ہے۔ ساتھ ہی آپ ایک رنگ میں قابل صد مبارکباد ہیں کہ آپ کے فرزند کو یہ (درجہ) نصیب ہوا ہے۔ سعدیؒ نے خوب کہا ہے

عروسی بود نوبت ماتمت
اگر برنکوئی بود خاتمت

فتح محمد سیال
(ناظر اصلاح و ارشاد)

الفضل نے اس سلسلے میں لکھا۔

یہ خبر نہایت غم و اندوہ کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ ہمارے سلسلہ کے دیرینہ اور مخلص خادم مکرم (-) مولوی نذیر احمد علی صاحب ۱۹۔ مئی کی صبح کو ایک لمبی علالت کے بعد سیرالیون میں فریضہ (دعوت الی اللہ) بجالاتے ہوئے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

(آپ) ایک پرجوش (مربی) (دین حق) کا حقیقی درد رکھنے والے مجاہد' احمدیت کے فدائی' اور مخلص جاں نثار خادم تھے۔

آپ کی ممالک غیر کو بار بار روانگی اور واپسی کا ذکر کر کے لکھا ہے:-

(حضرت امام جماعت) نے آپ کی خدمات جلیلہ کے مدنظر ۱۹۴۵ء کی مجلس عرفان میں آپ کو کامیاب جرنیل کے خطاب سے نوازا۔ آپ سلسلہ احمدیہ کے پانچویں (مربی) ہیں جنہوں نے ممالک غیر میں فریضہ (دعوت الی اللہ) بجالاتے ہوئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

ادارہ الفضل دیار غیر میں احمدیت کے اس جلیل القدر مجاہد بھائی کی وفات پر آپ کے والد حضرت بابو فقیر علی صاحب اور دیگر افراد خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وفات یافتہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین اللھم آمین۔

○ "کسی کو اچھا دیکھ کر انہیں (یعنی واقفین نو) کو تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ تکلیف ضرور محسوس کریں"۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا - عالمی صلاح مشورے

سربوں نے بوسنیا میں جو تازہ ظالمانہ کارروائیاں کی ہیں اور سربرے نیکا پر قبضہ کر لینے کے بعد قتل و غارت گری کا جو بازار گرم کیا ہے اس نے مغربی ممالک کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ سرب کسی کی نہیں مانتے۔ اور عالمی رد عمل بتا رہا ہے کہ وہ یہ سارے ظلم و ستم کسی نہ کسی کی کھلی یا خفیہ شہ پر ہی کر رہے ہیں۔

برطانیہ میں مغربی ممالک کی ایک خصوصی کانفرنس میں بوسنیا کے مسئلے پر غور کیا گیا۔ یہ کانفرنس بوسنیا کے مسئلے پر بلائی گئی تھی تازہ مظالم کے بعد یورپی ممالک سربوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں مگر ان میں اتحاد فکر و عمل کا فقدان ہے۔ فرانس اور امریکہ سربوں کے خلاف سخت کارروائی چاہتے ہیں۔ فرانس کی تجویز ہے کہ سربوں پر سخت بمباری کی جائے اور بڑی تعداد میں حملہ کرنے والی گراؤنڈ فورسز بھیجی جائیں۔ لیکن برطانیہ ابھی تک مسئلہ کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے پر اڑا ہوا ہے۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ سربوں نے عرصہ سال ڈیڑھ سال سے بات چیت کی کسی عالمی کارروائی کو تسلیم نہیں کیا اور مغربی ممالک کی وہ تمام کوششیں ناکام بنادی ہیں جو بات چیت کے ذریعے امن قائم کرنے کے لئے کی گئی تھیں۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر بطروس غالی بھی سربوں کے خلاف کسی سخت اقدام کے حق میں نہیں ہیں بلکہ اسے بات چیت کے ذریعے حل کرنا چاہتے ہیں۔

سربوں کا کھلم کھلا حامی روس ہے۔ جو بلقان کی جنگوں کے وقت سے سربوں کا حامی اور مسلمانوں کا دشمن چلا آرہا ہے۔ حالیہ مغربی ممالک کی بات چیت میں روس سربوں کے خلاف کسی سخت اقدام کی سختی سے مخالفت کر رہا ہے۔ جب سے بوسنیا کی جنگ شروع ہوئی ہے روس کا رویہ کھلم کھلا طور پر سربوں کے ساتھ ہے۔ منافقت کی اس عالمی سیاست میں روس اگرچہ پانچ رکنی رابطہ گروپ کا رکن تھا اور اس گروپ نے بوسنیا کے لئے ایک امن منصوبہ بھی تجویز کیا جسے مسلمانوں نے باوجود بعض اعتراضات کے قبول بھی کر لیا۔ لیکن سربوں نے اس کو قبول نہیں کیا اور شدید سفارتی دباؤ کے باوجود ظلم کی راہ چھوڑنے سے مسلسل انکار کر رہا ہے۔

ادھر سربوں نے اقوام متحدہ کی طرف سے محفوظ قرار دیئے گئے علاقے زیپا پر حملے تیز کر دیئے ہیں۔ اس جگہ کی حفاظت کے لئے متعین بوسنیا کی سرکاری فوج نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا ہے اور آخری گولی تک لڑنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔

بوسنین مسلمانوں کا ایک اور بڑا مرکز بیہاج ہے جو اقوام متحدہ کی طرف سے محفوظ علاقہ قرار دیا گیا تھا۔ اس کی طرف سربوں نے اب رخ کیا ہے۔ اور زیپا اور بیہاج دونوں پر دباؤ بڑھایا جا رہا ہے۔

○○○

کراچی کی دردناک صورت حال

کراچی کے حالات کس درجہ دردناک ہیں اس کا ایک افسوسناک چہرہ ایک انگریزی اخبار کی اس خبر سے سامنے آتا ہے کہ کراچی میں اگرچہ کئی قتل روزمرہ کا معمول ہیں لیکن قتل ہونے والوں کی صحیح تعداد معلوم کرنا ایک بڑا مشکل کام ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر روز کئی مقتولوں کی لاشیں سڑکوں پر پڑی ملتی ہیں۔ ان لاشوں کو ٹرکوں پر ڈال کر لیجایا جاتا ہے اور سمندر میں پھینک دیا جاتا ہے۔ کوئی کفن نہیں 'کوئی جنازہ نہیں' نہ فاتحہ نہ آخری رسومات وغیرہ۔ کوئی نہیں جانتا کہ یہ بے گناہ کون تھے؟ اور کیوں ان سے زندگی جیسی سب سے قیمتی متاع چھین لی گئی۔ بے رحمانہ تشدد کے شکار ان لوگوں کی موت پر کسی آنکھ سے آنسو نہیں گرتا۔ کراچی جو کبھی روشنیوں اور رنگوں کا شہر تھا آج موت اور تباہی کا دوسرا نام بن چکا ہے۔

یہ باتیں بعض قابل اعتماد ذرائع نے اس وقت افسوس سے بیان کیں جب بدھ کی شام ہلاک ہونے والوں کی تعداد کا مجموعہ ۲۲ بتایا جا رہا تھا۔

ان ذرائع نے بتایا ہے کہ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان حالیہ مذاکرات سے تشدد اور بدامنی میں کوئی کمی نہیں آئی۔ حالانکہ عوام یہ آس لگائے بیٹھے تھے کہ مذاکرات کے ساتھ ہی خیر سگالی کے اظہار کے لئے امن قائم کر دیا جائے گا۔ اس بدامنی سے ان افواہوں کو بھی تقویت ملتی ہے کہ بعض خفیہ اور ظاہر طاقتیں ایسی ہیں جو مذاکرات کو کامیاب ہوتا نہیں دیکھ سکتیں۔ ان نامعلوم طاقتوں کا مفاد اسی میں ہے کہ یہاں بدامنی جاری رہے اور شہر خون میں غسل کرتا رہے۔

آج کراچی میں جس طرح کا ظلم اور تشدد ہو رہا ہے وہ کسی مہذب ملک میں روا نہیں رکھا جاتا۔ شاید آج کا دور چنگیزی دور کہلانے کا مستحق ہے۔

○○○

زیپا مفتوح نہیں ہوا

بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ نے کہا ہے کہ ابھی تک زیپا میں بوسنیا کی افواج نے ہتھیار نہیں ڈالے اور زیپا محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سربوں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ انہوں نے زیپا کو فتح کر لیا ہے زیپا اقوام متحدہ کے محفوظ قرار دیئے گئے علاقوں میں شامل ہے اور مشرقی بوسنیا میں واقع ہے۔

بوسنیا کے صدر کی طرف سے جاری ہونے والے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ بوسنیا کی افواج کی بٹالین پیچھے نہیں ہٹی اور وہ وہیں ہے جہاں تقریباً ایک ہفتہ پہلے تھی۔ اس لئے یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ زیپا کا مسلم قصبہ دشمنوں کے قبضہ میں چلا گیا ہے۔

جمعرات کی صبح اقوام متحدہ کے فوجیوں نے بتایا کہ صدر عزت بیگووچ نے فون پر ہونے والی ایک گفتگو میں اعتراف کر لیا تھا کہ زیپا عملاً مفتوح بن چکا ہے۔

○○○

فضل اللہ طارق - مربی سلسلہ

میرا خاندان

خاکسار کے دادا جان حافظ محمد فضل عظیم صاحب لاہور میں اسلامیہ ہائی سکول' جو انجمن حمایت اسلام کا سکول' میں داخل تھے۔ کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاہور تشریف لائے۔ آپ نے حضرت بانی سلسلہ کی بیعت اس موقع پر کی یہ ۱۸۹۶ء کا واقعہ ہے۔ اس وقت ان کی عمر سولہ سترہ سال تھی۔

خاکسار کے پردادا حافظ محمد دین صاحب نے بھی دادا صاحب کے ذریعے بیعت کی۔ یہ ۱۸۹۸ء کی بات ہے۔

دادا جان کے تین بھائی چوہدری غلام نبی صاحب' چوہدری عبداللطیف صاحب' اور چوہدری عبدالمجید صاحب اور دو بیٹیاں فضل بیگم صاحبہ جو حضرت مولوی فضل دین صاحب آف کھاریاں جن کا (رفقاء خاص) میں دوسرا نمبر ہے۔ کی بڑی بہو تھیں دوسری جنت بی بی صاحبہ کھاریاں میں بیاہی ہوئی تھیں۔ جو کہ مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب واقف زندگی سابق مربی ایران۔ ممالک شرق اوسط اور افریقہ کی خوشدامن تھیں۔ بفضل خدا یہ سب کے سب مخلص احمدی تھے۔

میرے والد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے دیہاتی مربیان کا کورس کیا۔ مختلف جگہ تقرری ہوئی۔ یکم جون ۱۹۵۲ء سے ۱۹۸۹ء تک بطور انسپکٹر خدام الاحمدیہ سلسلے کی خدمت کی۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۱۲۶

I Mrs. Rusmah Wife of Harodi

پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۸۲-۹-۱۰ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۱-۱۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- مکان واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔ /۵۰۰۰۰ روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند۔ /۵۰۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔ /۱۰۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۵۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. Rusmah انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱ Ahmad Suryana پسر موصیہ گواہ شد نمبر ۲ Harodi خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۳۰۱۲۷

I Mrs Tata w/o Bakri

پیشہ خانہ داری عمر ۷۱ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۱-۴-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- مکان برقبہ ۹۸ مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔ /۳۰۰۰۰۰۰ روپے۔ ۲- طلائی زیورات وزنی دو گرام مالیتی۔ /۵۰۰۰۰ روپے۔ ۳- حق مہر۔ /۷۵۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔ /۳۱۲۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ /۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائے۔ الامتہ Mrs TaTa w/o Bakri انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ Wardi انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ Gunawan انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۳۰۱۲۸

I Mrs Irna Holiyani w/o Hadi Wahyudi

پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت ۸۶-۵-۲۴ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۱-۷-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ۱۳ گرام مالیتی۔/۳۰۰۰۰۰ روپے۔ اور حق مہر۔/۴۰۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۱۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. irna Holiyani جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ Hadi Wahyudi خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ D.Achmad Thofarid جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۳۰۱۲۹

I Mrs Atiek w/o Entan Barjah

پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۹۱-۵-۱۴ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۶-۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین برقبہ ۴۴ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔/۲۰۰۰۰۰۰ روپے۔ اور حق مہر۔/۱۰۰۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/۲۱۰۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۱۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. Atiek جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ Entang Barjah خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ Drs. Wardani s/o Usin Adinata No.166 Grut ساکن انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۳۰۱۳۰

I Ade. Rukmana s/o R. Suparja Wijaya Brata

پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۳ء-۶-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ ۸۹ مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/۱۳.۹۳۹.۲۸۵ روپے۔ اور دھان کا کھیت برقبہ ۱۴۰۰ مربع میٹر مالیتی۔/۱۰۰۰۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۱۵۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ پچاس ہزار سہ ماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ade Rukmuna ساکن جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ Jin Solihin, Se جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ Rahmat Syuku Maskawan ساکن انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۳۰۱۳۱

I Mrs. Ita Hadidjah Syam w/o O-Suhardjo

پیشہ ٹیچر عمر ۴۵ سال ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر۔/۲۱۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۳۸۷۹۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Mrs. Ita Hadidjah w/o O-Suhaadjo

انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱

Jin Selihin, Se s/o E-Syamsudion

جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲

Rahmat Syukur Maskawan s/o Maskawan

جابر انڈونیشیا۔

بقیہ صفحہ 1

ہیں۔ بہت سی باتیں ہیں جو اپنے اندر پھر اور بہت سی منازل رکھتی ہیں لیکن سب سے بنیادی بات یہی ہے کہ ہم اپنی جماعت کو مکمل طور پر "عبادت" پر قائم کر دیں۔ کسی اور نیکی کی اتنی تلقین "کلام الٰہی" میں آپ کو نہیں ملے گی جتنی قیام عبادت کی تلقین ہے۔ قیام "عبادت" کی تلقین ہے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی تلقین بھی ہمیشہ اس کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے۔ پس "کلام الٰہی" کی تعلیم کی روح یہی ہے کہ ہم اپنی عبادات کو کھڑا کر دیں اور اپنے پاؤں پر مضبوطی کے ساتھ ان کو اس طرح مستحکم کر دیں کہ کوئی ابتلاء کوئی زلزلہ کوئی مشکل ہماری "عبادتوں" کو گرا نہ سکے۔ اس کے لئے پہلا بنیادی قدم یہی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص "عبادت" کا ترجمہ جانتا ہو اور "عبادت" پانچ وقت پڑھنے کا عادی ہو اور دوسری چیز اس کے ساتھ ملنے والی یہ ضروری ہے کہ صبح تلاوت کی عادت ڈالیں۔ ہر شخص جو "عبادت" پڑھتا ہے اس کو یہ عادت پڑ جائے کہ کچھ نہ کچھ تلاوت ضرور کرے یہ بنیاد اگر قائم ہو جائے تو اس کے اوپر پھر عظیم الشان عبادات کی عمارتیں قائم ہو سکتی ہیں' منازل نئی سے نئی بن سکتی ہیں' عبادتوں کو نئی رفعتیں حاصل ہو سکتی ہیں' مگر یہ بنیاد نہ ہو تو اوپر کی منزلیں بن ہی نہیں سکتیں۔ اس لئے خدام الاحمدیہ' انصار اللہ اور لجنات کو اپنے آئندہ کے پروگراموں میں سب سے زیادہ اہمیت اس بات کو دینی چاہئے کہ ان کی مجالس کے اندر ایک بھی فرد نہ رہے جو "عبادت" کا ترجمہ نہ جانتا ہو اور پنج وقت "عبادت" پر قائم نہ ہو۔ باقی ساری باتیں....... رفتہ رفتہ سکھائی جائیں گی۔

(از خطبہ 24 نومبر 1989ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیزم وسیم احمد ابن مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب ساکن چک نمبر ۹۶ گ۔ ب صریح ضلع فیصل آباد کافی عرصہ سے تشنج کی بیماری میں مبتلا ہے۔ اور عزیز اس وقت میو ہسپتال (لاہور) میں زیر علاج ہے۔ عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی ہے۔

○ مکرم مرزا عبد الرشید صاحب دار الیمن غربی ربوہ بعارضہ کثرت اسہال اور ان کی بہو محترمہ فوزیہ روبینہ صاحبہ الٹی و کھانسی کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ انکی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم احمد عرفان صادق صاحب مربی سلسلہ پشاور کو اللہ تعالیٰ نے ۹۵-۵-۳۰ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام "بشریٰ ملاحت" عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین بنائے۔

○ خدا تعالیٰ نے بتاریخ 12۔جولائی 95ء مکرم اولوالعزم احمد صاحب کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جو مکرم چوہدری فضل الدین احمد صاحب دار الرحمت ربوہ کا پوتا اور مکرم ریاض احمد صاحب چوہدری کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و صالح بنائے۔

شاندار نتیجہ

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کا میٹرک کا رزلٹ اس سال بھی بہت شاندار رہا ہے۔ کل 31 طلباء نے امتحان میں شمولیت کی قریباً سب طلباء نے 68% سے لے کر 87% تک نمبر حاصل کئے ہیں۔ 11۔ لڑکوں نے 80 فیصد سے زیادہ گریڈ اے ون اور 16 لڑکوں نے 70% سے زیادہ گریڈ اے حاصل کیا۔ اور تین نے 68% سے زیادہ۔ گریڈ بی حاصل کیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

1۔ عدنان احمد عارف 743
2۔ سید عبد السلام رضوان 740
3۔ سلمان احمد 735
4۔ عدنان عابد 732
5۔ احمد فاروق قریشی 729
6۔ سعادت احمد طاہر 726
7۔ طارق طٰہٰ 725
8۔ عتیق احمد ثاقب 712
9۔ محمد سید 699
10۔ اسامہ انور قریشی 686
11۔ عطاء الوحید لقمان 684
12۔ عاصم اسلام 673
13۔ عبد اللطیف سمیع 671
14۔ افتخار احمد فیضی 668
15۔ لطف الرحمٰن 666
16۔ انعام گل 664
17۔ کرامت اللہ دانیال 663
18۔ شیراز احمد 661
19۔ حماد اصغر 642
20۔ نوید احمد چوہدری 641
21۔ علی یاسر 640
22۔ احسن ممیر 633
23۔ نعمان احمد 627
24۔ علی عمران 619
25۔ غالب علی حمید 611
26۔ اسرار احمد خان 609
27۔ محمد زکریا 601
28۔ محمد ہارون 590
29۔ عامر حنیف 587
30۔ وحید احمد 585

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25 جولائی-1995ء
درجہ حرارت کم ازکم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ ایم کیو ایم مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے ۳۱- جولائی کو مذاکرات کی پانچویں نشست میں ہمارے نکات کا جواب نہ دیا تو پھر یہ مکمل ڈیڈلاک ہوگا اگر جواب مل گیا تو مذاکرات جاری رہیں گے۔ حکومتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ کچھ پیچیدگیاں پیدا ہوئی ہیں۔ لیکن ڈیڈلاک نہیں۔ الطاف حسین کے مختلف بیانات پر اعتراضات اٹھائے گئے ہیں۔ ان پر زور دیا گیا ہے کہ وہ پہلے ان کی وضاحت کریں پھر اٹھارہ نکات پر بات ہوگی۔

○ وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ کراچی میں ۵۰ دہشت گرد مارے جاچکے ہیں ۲۰- گرفتار ہیں جبکہ ۸۸۰ دہشت گرد باقی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ الطاف حسین کو ابھی تک برطانیہ میں پناہ نہیں ملی۔

○ بے نظیر نے سندھ انتظامیہ کو اسلام آباد طلب کرلیا ہے۔ ایم کیو ایم کی نئی تجاویز پر سنجیدگی سے غور کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ وزیراعظم نے حکم دیا ہے کہ قرضوں کی وصولی کے قوانین سخت بنا دیئے جائیں۔ قوم کا پیسہ کسی کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ قرضوں کی عدم ادائیگی سے بہت سے ادارے تباہ ہوکر رہ گئے ہیں۔

○ کراچی میں کورنگی کے علاقے میں ۹ خطرناک دہشت گرد تین تھانوں کی پولیس سے مقابلہ کے بعد محاصرہ توڑ کر فرار ہوگئے۔ دہشت گردوں نے گھروں کی چھتوں پر قبضہ کر رکھا تھا۔ پولیس نے وین سے ایک دہشت گرد کی لاش، راکٹ لانچر، دیگر اسلحہ اور ۱۰ گاڑیاں قبضہ لے لیں۔ ایم کیو ایم حقیقی کے یونٹ انچارج سمیت ۳- افراد ہلاک ہوگئے۔ مسلح افراد کی شدید فائرنگ سے سخت خوف و ہراس پھیل گیا اور پورا علاقہ بند ہوگیا۔

○ راجن پور میں رود کوہی اور دریائی سیلاب نے تباہی مچادی ۲۰۰ دیہات زیر آب آگئے۔ رابطہ سڑکیں بند ہوگئیں ۹- نہروں میں متعدد مقامات پر شگاف پڑ گئے۔ دریائے سندھ میں طغیانی سے چاچڑاں کے علاقوں میں تباہی مچ گئی۔

○ ملک بھر میں شدید بارشوں کا سلسلہ جاری رہا۔ لاہور سرفہرست رہا۔ رسالپور، راولپنڈی، اسلام آباد، حیدر آباد، سرگودھا، فیصل آباد اور متعدد دیگر شہروں میں بھی شدید بارش ہوتی رہی۔

○ دریائے چناب میں سیلاب آنے سے ہیڈ تریموں، جھنگ اور چنیوٹ کے علاقوں میں سیلابی ریلوں سے کئی دیہات زیر آب آگئے فصلیں تباہ ہوگئیں۔ نالہ لئی نے راولپنڈی کے نشیبی علاقوں میں تباہی مچادی۔ سندھ میں ایک لاکھ افراد سیلاب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ فوج اور رینجرز نے امدادی کارروائیاں تیز کردی ہیں۔

○ ایک فلسطینی جانباز نے اپنی جان دیکر اسرائیلی بس اڑادی جس سے ۷- اسرائیلی ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوگئے۔

○ حزب اختلاف وسط مدتی انتخابات کے لئے مہم چلائے گی۔ اپوزیشن نے اس بارے میں صدر سے رابطے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ معتدل قومی سیاست دان صدر سے آئینی کردار ادا کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ رابطہ عوام مہم بھی چلائی جائے گی۔

○ حکومتی مذاکراتی ٹیم کے رکن زہیر اکرم ندیم نے کراچی کی صورت حال بہتر بنانے کے لئے ۷ نکاتی فارمولا پیش کیا ہے۔ انہوں نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میرے 7 نکات کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔ ان نکات میں کہا گیا ہے کہ اگر الطاف آنا چاہیں تو حکومت انہیں سہولتیں فراہم کرے ایسے نوجوان جو رضاکارانہ طور پر دہشت گردی سے تائب ہونے کو تیار ہوں انہیں جیل بھیجنے کی بجائے تربیت گاہوں میں بھیجا جائے۔

مجیٹی ہومیو کلینک اوقات (آجکل)
رحمت بازار صبح ۱۰ تا ۱/۲ ۱ بجے شام 6 تا 9 بجے
دارالیمن وسطی صبح 8 تا 10 بجے
ناغہ بروز جمعہ کا پہلا ٹائم - فون ہاؤس:
211/86

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے۔ ۴۰ گرام ۵۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ۔ گول بازار، ربوہ
فون نمبر- 04524-212434 فیکس:- 534

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
فون : 487
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائیٹر، انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودھا

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یوکے کے موقعہ پر
احمدیہ ٹیلی ویژن کی خصوصی نشریات

(☆ نشان شدہ پروگرام براہ راست نشر ہونگے)

جمعہ 28-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

4-00 جلسہ سالانہ کے کارکنان سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب
5-30 ☆ خطبہ
7-15 ☆ لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب
7-30 ☆ تلاوت و نظم
8-00 ☆ افتتاحی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

ہفتہ 29 جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 ☆ تلاوت و نظم
خواتین سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب
6-00 دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے ڈیلیگیشنز کے انٹرویوز اور جلسہ سالانہ کی جھلکیاں

اتوار 30 جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 ☆ تلاوت و نظم
حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بین الاقوامی مجلس عرفان
5-00 ☆ عالمی بیعت
6-30 جلسہ سالانہ کے دوسرے دن حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب (ریکارڈنگ)

سوموار 31 جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

4-30 جلسہ سالانہ کے تیسرے دن حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب (ریکارڈنگ)
7-00 افریقن ڈیلیگیشنز کے انٹرویوز
8-00 قصیدہ
8-15 عرب ڈیلیگیشنز کے انٹرویوز

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکرم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد چورنگی
کراچی
پروپرائیٹرز:
میاں عبداللطیف شملوی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۲۰۳۳۳